Dr. Rizwana Perween
Guest lecturer urdu
R.N. College Hajipur, Vaishali

Class - M.A (urdu) 3rd semester.

Paper - IX

Topic:- Writers of fort williams college.

Date:- 15-07-2020

فورٹ ولیم کالج کے مصنفین

ہندوستانی کے شعبے کے لیے اس زمانے کے چودہ نامور اردو ہندی ادیبوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ میر بہادر علی حسینی چیف منشی منتخب ہوئے۔ ان کی تنخواہ دو سو روپے ماہانہ مقرر ہوئی۔ سکنڈ منشی کی جگہ پر سو روپے ماہانہ پر تارنی چرن متر کا تقرر ہوا۔ باقی منشیوں کی تنخواہ چالیس روپے ماہوار تھی۔ طلبا کی تعداد میں اضافے کے ساتھ منشیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ ایک خوشنویس، ایک ناگری نویس، ایک بھاکا نویس اور ایک قصہ خواں کی خدمات بھی حاصل کی گئیں۔ کالج کے مقررہ اوقات کے علاوہ طلبا کو پڑھانے کے لیے "مسندی منشی" بھی موجود تھے۔ ان کا معاوضہ طالب علم خود ادا کرتے تھے۔ ۱۸۰۲ء میں ہندوستانی شعبے کے عملے کی تعداد ۴۸ تک پہنچ گئی۔ کالج کے اہم اہل قلم کا مختصر تعارف یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

میر امن

جس زبان میں تصنع اور بناوٹ کا دور دورہ اور لفاظی و عبارت آرائی کا بول بالا تھا، جس میں مقفیٰ اور مسجع عبارت کا دستور تھا، میر امن نے اس زبان میں باغ و بہار لکھ کر سادگی، صفائی اور سہل نگاری کا راستہ دکھایا۔ ضرورت ہے کہ ان کے بارے میں نہایت تفصیل سے لکھا جائے لیکن دشواری یہ ہے کہ باغ و بہار لکھنے سے پہلے میر امن گمنامی کی زندگی گزار رہے تھے۔ ان کے بارے میں صرف وہی معلومات دستیاب ہے جو خود انھوں نے اپنی کتابوں "باغ و بہار" اور "گنج خوبی" میں فراہم کردی ہیں۔

میر امن کا نام میر امان تھا، امن تخلص کرتے تھے۔ دہلی کے رہنے والے تھے اور وہاں ان کی آبائی جاگیر موجود تھی لیکن احمد شاہ ابدالی کے حملے میں سورج مل جاٹ نے اس پر قبضہ کر لیا۔ میر امن دہلی کی سکونت ترک کرکے پٹنہ چلے گئے۔ کچھ دنوں وہاں قیام رہا۔ اس کے بعد کلکتہ پہنچ

کچھ وقت بے روزگاری میں گزارا۔ آخر میر بہادر علی حسینی کے ذریعے فورٹ ولیم کالج تک رسائی ہوئی اور منشی کی حیثیت سے ان کا تقرر ہو گیا۔

انگریز افسروں کو اردو سکھانے کے لیے بول چال کی زبان میں قصہ کہانی کی کتابیں درکار تھیں۔ ڈاکٹر جان گلکرسٹ کی نظر ایک فارسی داستان چہار درویش کی طرف گئی۔ انھوں نے میرامن کو ہدایت کی کہ "اس قصے کو ٹھیٹھ ہندوستانی گفتگو میں جو اردو کے لوگ، ہندو مسلمان، عورت مرد، لڑکے بالے، خاص و عام آپس میں بولتے چالتے ہیں، ترجمہ کرو۔ موافق حکم حضور کے میں نے بھی اسی محاورے سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرتا ہے۔"

چہار درویش کو تحسین "نوطرز مرصع" کے نام سے اردو میں منتقل کر چکے تھے لیکن اس کی زبان مشکل اور فارسی آمیز تھی۔ زبان زیادہ تر مقفّیٰ تھی اس لیے اس کا سمجھنا دشوار تھا اور کالج کا مقصد تو اس سے کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ میرامن نے اسے آسان اور بول چال کی زبان میں ڈھال دیا۔ مقابلہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تحسین کی نوطرز مرصع کے ساتھ ساتھ اصل فارسی کتاب بھی میرامن کے پیش نظر تھی۔

باغ و بہار کوئی طبع زاد تصنیف نہیں، ترجمہ ہے لیکن اسے اردو کے نثری ادب میں نہایت بلند مرتبہ حاصل ہے۔ اردو نثر کو لفاظی، عبارت آرائی، قافیہ اور وزن کی پابندی سے نجات دلانے کی طرف یہ پہلا انقلابی قدم تھا۔ باغ و بہار کی سادگی میں غضب کی دلکشی ہے۔ اس کی سادہ اور بے تکلف نثر نے اردو کو ایک نیا راستہ دکھایا اور اہلِ قلم کو یہ احساس دلا دیا کہ سادگی کا حسن بناوٹی حسن سے زیادہ جاذبیت رکھتا ہے اور زبان اسی وقت ترقی کر سکتی ہے جب وہ رنگینی، پیچیدگی، لفاظی اور بناوٹ سے نجات پالے۔

باغ و بہار کی اسی خوبی کے اعتراف میں سرسید نے فرمایا تھا کہ "میرامن کو اردو نثر میں وہی مرتبہ حاصل ہے جو میر تقی میر کو شاعری میں حاصل ہے۔ میرامن نے عربی فارسی الفاظ کے استعمال سے جہاں تک ہو سکا ہے پرہیز کیا ہے۔ انھوں نے قصداً عام بول چال کے الفاظ لانے

کوشش کی ہے۔ ہندی الفاظ کو بالعموم ترجیح دی ہے۔ مثلاً پیام کی جگہ سندیسہ، رونق
دبٹ جیسے لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کتاب کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"اے بیرن تو میری آنکھوں کی پتلی اور ماں باپ کی موئی مٹی کی نشانی ہے۔
تیرے آنے سے میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا۔ جب تجھے دیکھتی ہوں باغ باغ ہو جاتی ہوں۔"

میر امن نے تلفظ میں بھی عوامی بول چال کو اپنایا ہے جیسے جمعرات کی جگہ جمیرات، شب برات کی جگہ شبرات۔

باغ و بہار کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے مطالعے سے اس زمانے کی معاشرت کا جیتا جاگتا مرقع پیشِ نظر ہو جاتا ہے۔ اس عہد کے طور طریقے، کھانا پینا، لباس و زیورات، اخلاقی تصورات اس کتاب سے سبھی کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ ہماری زبان کی ایک سدا بہار کتاب ہے۔ اسے ہر دور میں شوق سے پڑھا جاتا رہا ہے اور پڑھا جاتا رہے گا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے بھی ہوئے ہیں۔

میر امن نے ایک اور فارسی کتاب ملا حسین واعظ کاشفی کی "اخلاق محسنی" کا "گنج خوبی" کے نام سے اردو میں ترجمہ کیا لیکن یہ زیادہ مقبول نہیں ہوا۔